دل کی بات

کلنٹن پاکستان نہ آیا تو......!

آجکل قومی ذرائع ابلاغ کا سب سے بڑا موضوع یہی ہے۔ اگر کلنٹن نے پاکستان کو نظر انداز کر کے صرف بھارت کا دورہ کیا تو خطے کا امن تباہ ہو جائے گا۔ یہ پاکستان کے ساتھ امتیازی سلوک ہوگا۔ امریکہ کی غیر جانبداری مشکوک ہو جائے گی۔ پاکستان میں سیاسی بھونچال آجائے گا۔ پاکستان کے اقتصادی و معاشی حالات زیروزبر ہو جائیں گے۔ پاکستان کو سی ٹی بی ٹی پر دستخط کر دینے چاہئیں۔ ورنہ مسئلہ کشمیر اٹکا رہ جائے گا۔ ہمیں اسامہ بن لادن کی گرفتاری کیلئے امریکہ کی مدد کرنی چاہیے۔ ورنہ پاکستان کو دہشت گرد ملک قرار دے دیا جائے گا۔ اگر ہم نے کلنٹن کی بات نہ مانی اور اس کے مجوزہ دورۂ پاکستان کو یقینی نہ بنایا تو بھارت کی بالادستی قائم ہو جائے گی۔ ایٹمی جنگ چھڑ جائے گی۔ ہم بھوکے مر جائیں گے۔ پاکستان میں غربت، افلاس اور بھوک ڈیرے ڈال لے گی۔ امریکی امداد بند ہو جائے گی۔ خزانہ خالی ہو جائے گا، عوام قلاش ہو جائیں گے۔ ملک بھکاری بن جائے گا۔ زمین شق ہو جائے گی اور آسمان زمین پر آ گرے گا۔ یہ ہو جائے گا اور وہ ہو جائے گا۔ ایسے لایعنی، ڈراؤنے اور قوم کو خوفزدہ کرنے والے بیانات، مضامین اور کالم اخبارات کی زینت ہیں۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر مذاکرے ہو رہے ہیں۔ غرض اک طوفان برپا ہے، اک کہرام مچا ہے۔ ایسے بیانات اور تقاریر سے صرف وہی لوگ خوفزدہ ہو سکتے ہیں جن کی امید و آس، عقیدہ و مذہب، تہذیب و تمدن، سیاست و حکومت اور اقتصاد و معاش کا مرکز و محور کلنٹن و امریکہ ہے۔

امریکہ کبھی ہمارا دوست نہیں رہا۔ ہمیشہ جانبدار رہا ہے۔ ۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگوں میں اس کا منافقانہ کردار شاہد عدل ہے۔ ۱۹۶۵ء میں ہم چھٹے بحری بیڑے کی آمد کا انتظار کرتے رہے اور جیتی بازی ہار گئے۔ یہی سبق ۱۹۷۱ء میں دہرایا اور منہ کی کھائی اور اب ۲۰۰۰ء ہے۔ ہم پھر وہی آموختہ دہرا رہے ہیں۔ مسائل تب بھی یہی تھے اب بھی وہی ہیں۔ ان کا حل ہمیں خود تلاش کرنا ہے۔ بہتر تدبیر اختیار کر کے اللہ سے مدد طلب کی جائے تو یقیناً کامیابی ہوگی۔ یہود و نصاریٰ کے مفادات کا تحفظ کرنے کی بجائے اپنے دینی و اعتقادی، قومی و ملکی اور سیاسی و دفاعی مفادات کے تحفظ کیلئے مستعد اور خبردار رہنے میں ہی عافیت ہے۔ اللہ کا فضل و کرم ہے کہ ہمارا ملک دفاعی لحاظ سے مضبوط و مستحکم ہے۔ سی ٹی بی ٹی ہو یا این پی ٹی ان پر دستخط اپنی آزادی و خود مختاری کی موت ہے۔ کشمیر ہماری شہ رگ ہے۔ خطے کے متنازعہ مسائل کے حل کو کلنٹن کی آمد کے ساتھ نتھی کرنا سیاسی بالغ نظری نہیں شعور کی جانکنی ہے۔ یہ مسائل بھارت سے مذاکرات کر کے حل کیے جا سکتے ہیں۔ کلنٹن پاکستان آئے یا نہ آئے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ خوفزدہ وہ ہوں جن کا رزق وہائٹ ہاؤس سے آتا ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ رزاق صرف اللہ ہے۔ اگر افغانستان کے عوام ایک روٹی سے بارہ گھنٹے گزار سکتے ہیں تو ہم بھی گزر بسر کر لیں گے مگر اپنے ایمان اور قومی غیرت کا سودا نہیں کریں گے۔